از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ایم۔پی۔ ودیگر

بنام

برجیش کمار آوستی ودیگران

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1997

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر XXXIX، قواعد 1 اور 2-عارضی حکم امتناعی—جنگلاتی قانون کے تحت حاصل کردہ مدعاعلیہ کی زمین-معاوضے کے بدلے مدعاعلیہ کو دی گئی زمین-ایوارڈ حتمی ہوگیا-قبضہ کرلیا گیا- بعد ازاں، مدعاعلیہ نے حاصل کردہ زمین میں ملکیت کے اعلان اور معاوضے کے لیے دعویٰ دائر کیا-حکومت کی طرف سے کسی بھی منظوری کے بغیر جنگلات کے محافظ کو مدعاعلیہ کے ساتھ ملی بھگت میں سمجھوتہ کی ڈگری کا سامنا کرنا پڑا-حکومت کی جانب سے ایک دعویٰ دائر کیا گیا جس میں اعلامیہ کے لیے اور ڈگری کو ملی بھگت اور دھوکہ دہی کی بنیاد پر کالعدم قرار دینے کی استدعا کی گئی-عبوری حکم امتناعی کی درخواست کو نچلی تمام عدالتوں نے مسترد کر دیا ہے-پہلے دعوے کے وقت ریاست زمین کے قبضے میں تھی، اور جب ریاست دھوکہ دہی اور ملی بھگت کی بنیاد پر اپنے حق کا دعویٰ کر رہی ہے، تو زیر التواء دعویٰ کے دوران ریاست اس امر کی حقدار ہے کہ مدعاعلیہان کو جعلسازی پر مبنی ڈگری پر عمل درآمد سے روکنے کے لیے حکم امتناعی جاری کیا جائے-دعویٰ کے زیر التواء ہونے کے دوران عبوری حکم امتناعی جاری کیا جائے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1977، سال 1997۔

ایم اے نمبر 414، سال 1996 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 11.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی ایس بنتھیا اور ایس کے اگنیہوتری۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایس تیواری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

یہ خصوصی اجازت کی عرضی مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ، جبل پور بنچ کے 11 اپریل 1996 کو ایم اے نمبر 96/414 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ مدعا علیہ نمبر 2، شیو شنکر شکلا ضلع بیتول کی تحصیل، پیسا جھوڈی، خسرہ نمبر 336 سے زمین کا مالک تھا۔ مذکورہ جائیداد حاصل کی گئی تھی اور فاریسٹ سپرنٹنڈنٹ آفیسر کے ذریعہ انڈین فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 16 کے تحت ایک ایوارڈ دیا گیا تھا۔ معاوضے کے بدلے، خسرہ نمبر 1/282 اور 292 کی 4.50 ایکڑ کی حد تک زمین انہیں دی گئی۔ یہ ایوارڈ حتمی ہو گیا۔ اس پر قبضہ کرنے کے بعد، کھڑے لکڑی (بانس) کو ہٹا دیا گیا۔ مدعا علیہان نے دیوانی مقدمہ نمبر 4A سال 1988 دائر کیا، جس میں خسرہ نمبر 336 کی زمین میں ملکیت کے اعلان اور روپے 39,000 بطور معاوضہ کے لیے استدعا کی گئی۔ جواب دعویٰ داخل کرنے کے بعد، نریندر کمار، کنزرویٹر آف فاریسٹ (مدعا علیہ نمبر 3) نے مدعا علیہان نمبر 1 اور 2 کے ساتھ ریاستی حکومت کی اجازت کے بغیر ملی بھگت کی، اور بظاہر اس مقدمے میں ایک مفاہمتی ڈگری حاصل کر لی۔ اس کے مطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بیتول نے 8 مئی 1992 کو ایوارڈ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ڈگری پاس کی۔ ڈیڑھ سال بعد، جواب دہندگان نے عمل درآمد کی درخواست دائر کی جس پر اپیل گزاروں کو پہلی بار ڈگری کے بارے میں معلوم ہوا۔ نتیجتاً، انہوں نے دھوکہ دہی کی بنیاد پر عمل درآمد پر اعتراض کرتے ہوئے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت درخواست دائر کی۔ درخواست مسترد کر دی گئی۔ درخواست خارج کر دی گئی۔ اپیل کنندگان کی جانب سے دائر کردہ رِٹ پٹیشن کو عدالتِ عالیہ نے خارج کر دیا، تاہم انہیں یہ آزادی دی گئی کہ وہ اپنے حق کو مناسب

دعویٰ کے ذریعے اٹھاسکتے ہیں۔اس کے نتیجے میں حکومت کے ساتھ کی گئی ملی بھگت اور دھوکہ دہی کی بنیاد پر اعلامیہ اور ڈگری کو کالعدم قرار دینے کے لیے دعویٰ دائر کیا گیا۔ اس دعویٰ کے ساتھ ساتھ، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر XXXIX، قاعدہ 1 اور 2 کے تحت ایک درخواست بھی دائر کی گئی۔ حکم امتناعی کی درخواست کو خارج کر دیا گیا اور اپیل کو بھی عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا ہے۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

حقائق کے مذکورہ بالا بیان سے، یہ دیکھا جاتا ہے کہ فاریسٹ ایکٹ کی توضیعات کے تحت ایک درست ایوارڈ منظور کیا گیا تھا اور یہ ایوارڈ ریاستی حکومت کی طرف سے کوئی اختیار نہ ہونے کے باوجود تیسرے مدعاعلیہ کے سمجھوتے پر الگ کر دیا گیا تھا۔ یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ جب ان کی طرف سے پہلا مقدمہ دائر کیا گیا تھا، تو ریاست جائیداد کے قبضے میں تھی۔ اس بنیاد پر، انہوں نے ریاست کے خلاف ہر جانے کی درخواست کی۔ ان حالات میں، جب ریاست دھوکہ دہی اور ملی بھگت کی بنیاد پر حق کے خلاف احتجاج کر رہی ہے، تو یہ واضح ہے کہ، زیر التواء مقدمہ، اپیل کنندگان ایک حکم امتناعی کے حقدار تھے جو جواب دہندگان کو ریاست کے خلاف دھوکہ دہی کی ڈگری حاصل کرنے سے روکتا ہے، اسے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

ان حالات میں ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالتِ عالیہ نے حکم امتناع نہ دینے میں قانون کی واضح غلطی کی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالتِ عالیہ اور دیوانی عدالتوں کا حکم بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ زیر التواء ایک عبوری حکم نامہ ہونا چاہیے۔ ٹرائل کورٹ کو مقدمے کو تیزی سے نمٹانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔